ان کا سایہ اک تجلی ان کا نقش پا چراغ

مولانا محمد طاہر المصباحی

استاذ جامعہ کاملیہ مفتاح العلوم، کوٹھوئی بازار، مہراج گنج (یوپی)

"یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمت کرے گا اور مخلوقِ خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہنچے گا"

یہ کلمات بابرکات مرشد برحق حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی نور اللہ مرقدہ نے مجددمأۃ حاضرہ امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان سے ان کے فرزند ارجمند حضور مفتیٔ اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے بارے میں فرمایا تھا چنانچہ حضور مفتیٔ اعظم نے اس فرمانِ عالیشان کے مطابق اپنی زندگی گزاری اور عوام وخواص کی خدمت میں لگے رہے، ملت اسلامیہ کے ایمان و عقائد کے تحفظ وبقاء کے لئے بے شمار قلمی یادگاریں چھوڑیں جو اہلِ ایمان کے لئے آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔

یوں تو دنیا میں بے شمار لوگ پیدا ہوئے مگر اس زمین نے انہیں دنیا سے رحلت کرنے کے بعد ان کی عزت ودولت کو اپنے سینے میں چھپا لیا مگر جن لوگوں نے روئے زمین پر اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی خاطر اپنی زندگی کو وقف کر دیا حوادثات زمانہ بھی انہیں نہ مٹا سکے وہ آج بھی ماہِ کامل کی طرح روشن، زندہ اور تابندہ ہیں۔ انہی شخصیات میں سے ایک شخصیت شہزادۂ مجددِ اعظم، حضور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی بھی ہے جن کے وصال کو آج ۲۵ سال پورے ہوگئے مگر پھر بھی ان کی زندگی عوام وخواص کے درمیان مشعل راہ ہے۔

خدمتِ خلق تو جان ومال، عزت وآبرو، تہذیب وتمدن کے تحفظ کی ضمانت دے کر بھی کیا جاتا ہے اور صراطِ مستقیم پر رہنمائی کرکے ایمان و عقائد کی حفاظت کرکے بھی مگر مفتیٔ اعظم نے خدمتِ خلق کا جو اعلیٰ نمونہ پیش کیا وہ عصر حاضر میں خدمتِ خلقِ خدا کا جذبہ رکھنے والوں کے لئے نمونہ عمل ہے۔ آپ نے نازک وقت میں بھی جس پامردی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا وہ آج کے رہنمایانِ قوم کے لئے نمونہ عمل ہے۔ آپ نے مسلمانوں کے ایمان وعقائد، تہذیب وتمدن، رنگ ونسل اور جان ومال کی حفاظت کے لئے جو قدم اُٹھایا وہ مسلمانوں کے حق میں مفید ثابت ہوا۔ خدمت خلق کا سب سے بہتر طریقہ انسان کے ایمان وعقائد کی حفاظت کرنا ہے یہی کام انبیائے کرام اور رسل عظام نے قوم کے لئے سب سے پہلے کیا کہ ان کے ایمان وعقائد سے باطل وفاسد مادوں کو نکال کر صراطِ مستقیم کی جانب گامزن کر دیا۔ اس کے بعد صحابۂ کرام، تابعین عظام اور علمائے اسلام بھی اسی سنت پر کار فرما ہے۔

بریلی کے جس گھرانے میں حضور مفتیٔ اعظم نے آنکھ کھولی وہ گھرانہ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے مرجع الفتاویٰ تھا آپ کے والد گرامی مجددِ اعظم امام احمد رضا خان اس وقت اس منصب عظیم پر فائز تھے اور ان سے قبل ان کے جد امجد امام العلماء علامہ مفتی نقی علی خان بریلوی قدس سرہ

فتویٰ نویسی کے اس عظیم کام کو انجام دے رہے تھے اور پھر ایک وقت وہ آیا جب سیدنا اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس خصوص کو اوجِ کمال کو پہنچا دیا۔ اس کے بعد آپ ہی کی نگاہوں کے سامنے آپ کے لختِ جگر حضور مفتیٔ اعظم کو جب آپ کی عمر تقریباً اٹھارہ سال کی تھی اس منصوب رفیع پر فائز کر دیا گیا۔ آپ نے تقریباً ۷۰ سال سے زائد عوام الناس کو درپیش ہزاروں الجھے ہوئے مسائل کی گتھیوں کو سلجھایا اور تحقیقات واکتشافات کے دریا بہا دیئے۔

آپ نے ۷۰ سال کے اندر ملک وملت کے مسلمانوں کی جان ومال، عزت وآبرو، ایمان وعقائد کے تحفظ کا جو گراں قدر کارنامہ انجام دیا وہ آج پورے عالم اسلام کے علماء کے لئے نمونۂ عمل ہے چاہے وہ سیاسی سطح کے معاملات ہوں یا دینی وسماجی ہر اعتبار سے آپ نے ٹھوس قدم اُٹھائے، ایمر جنسی کے زمانے میں جب وزارتِ عظمیٰ کی کرسی پر مسز اندرا گاندھی براجمان تھیں یہ وہ وقت تھا جب حکومت وقت کے بڑھتے اثر ورسوخ نے بڑے بڑے اربابِ جگر کو جھکا دیا تھا لیکن مفتیٔ اعظم کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لغزش تک نہ آئی بلکہ اپنے زبان وقلم کی بنیاد پر حکومتِ وقت کو اپنے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا۔

چنانچہ ۱۹۷۶ء-۱۹۷۷ء میں جب کہ ہندوستان پر کانگریس کی حکومت تھی کانگریس نے ہندوستان کے اندر ایمر جنسی نافذ کر دی تھی اور پورے ہندوستان میں بودوباش اختیار کرنے والے ہر فرد کو نس بندی کرانے پر مجبور کیا جارہا تھا اس ظالمانہ قانون کے شکار ہندوستان کے ہر مذہب وملت کے لوگ تھے کچھ تو لالچ میں اور کچھ نوکری جانے کے خوف سے، کچھ انتظامیہ کی دہشت کی بنیاد پر نہ چاہتے ہوئے بھی نس بندی کرانے پر مجبور تھے چونکہ اسلامی شریعت نسل کشی کی اجازت نہیں دیتی اور نس بندی ایک طرح سے نسل کشی ہی تھی اس لئے علمائے حق نے اس کے بارے میں آواز اُٹھانا شروع کر دیا۔ اس وقت نام نہاد کانگریسی علماء نے حکومت کی موافقت میں فتویٰ دے کر جلتے ہوئے آگ میں گھی ڈالنے کا کام کیا اور نس بندی کی مخالفت کرنے والوں کے سروں پر دوہری مصیبت کھڑی کر دی۔ ایسے وقت میں جب کہ حکومت ہر طرح سے عوامی آواز کو دبانے کے در تھی شہزادۂ مجددِ اعظم، مفتیٔ اعظم حضور علامہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان میدانِ عمل میں اترے اور انہوں نے نس بندی کے نہ صرف حرام ہونے کا فتویٰ دیا بلکہ اس پر قائم رہ کر ہندوستانی سیاست میں ہلچل مچا دی۔ حکومت وقت نے ہر ممکن طریقے سے فتویٰ سے رجوع کرنے کے لئے مجبور کیا مگر آپ اپنے قول پر قائم رہے اور امتِ مسلمہ کو حکومت کے اس ناپاک حملے سے بچا لیا۔ آخر کار حکومت اپنے فیصلے کو بدلنے پر مجبور ہو گئی آپ نے یہ قدم ملک وملت اور مذہبِ اسلام کی موافقت میں اُٹھا کر علمائے دین کو حقانیت کا کھلا ہوا پیغام دے دیا۔

آپ نے وہابیت اور دیوبندیت کے مکر وفریب سے عوام کو بچانے کے لئے ''اشد العذاب علی عابد الخناس، وقعات السنان فی حنك الحلقی بسط البنان'' جیسی تقریباً چالیس (۴۰) گراں قدر کتب ورسائل لکھ کر عوام کو ضلالت وگمراہی سے بچایا اور بہت ساری کتابوں پر حاشیہ لکھ کر اسلام وسنیت کے علمائے کرام کو پیچیدہ مسائل کو سمجھنے میں آسانی عطا فرمائی اور حقیقت وسچائی کو اجاگر کرنے کے لئے علماءِ حق

کی ایک ٹیم تیار کی۔ آپ کی شخصیت نے عالمِ اسلام کو علم وفضل کے وہ درخشندہ ستارے عطا کئے جن کی روشنی سے آج بھی کفر وضلالت کی تاریکی چھٹ رہی ہے۔

آپ کے فتاویٰ نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ وایشیا میں بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔علامہ مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں وہ دنیائے اسلام میں اگرچہ مفتیٔ اعظم کے نام سے مشہور ہیں لیکن وہ صرف مفتیٔ اعظم ہی نہیں تھے بلکہ اپنے زمانے کے مفتیٔ اعظم اسلام تھے اس لئے کہ آپ کے افتاء اور تفقہ فی الدین کی عظمت صرف ہندوستان تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ عرب، افریقہ اور انگلینڈ وامریکہ وغیرہ بہت سے ممالک میں بھی تسلیم کی جاتی تھی۔ مفتیٔ اعظم حضور مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کو آج جو یہ دنیا یاد کررہی ہے یہ ان کے عظیم دینی، سماجی، سیاسی اور اخلاقی کارناموں کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام عالمِ اسلام کو مفتیٔ اعظم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ

☆☆☆☆☆☆